نقطۂ نظر

ڈاکٹر محمد اقبال قریشی

حرمت سود: چند نکات

[''نقطۂ نظر'' کا یہ کالم مختلف اصحاب فکر کی نگارشات کے لیے مختص ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سود کا تعلق قرض کے ساتھ ہے قرض کی ادائیگی بالمثل کے بجاے منفعت کے ساتھ ہو تو اس کا نام سود ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

كل قرض جر منفعة فهو الربا. (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۰۶۹۰)

فقہی اصطلاح میں سود قرض پر اضافہ بلاعوض ہے۔

زمانۂ قدیم سے سونا چاندی مسکوک وغیر مسکوک ہر دو حالتوں میں خرید و فروخت کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ درہم اور دینار کی قیمت اس کے وزن کے حساب سے طے ہوتی تھی۔ درہم دینار کے لیے 'ذهب' اور 'فضه' کے الفاظ کا استعمال مجازاً بہ کثرت تھا۔

قرآن میں کرنسی کے لیے 'ذهب و فضة' کا استعمال ہوا ہے۔ سورۂ توبہ (۹) کی آیت ۳۴ میں ہے:

وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ.

سورۂ کہف (۱۸) کی آیت ۱۹ میں ہے:

فَابۡعَثُوۡٓا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖٓ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ.

اصحاب کہف نے پرانے دور کا درہم دے کر اپنے ساتھی کو کھانا لانے کے لیے بھیجا تھا۔

قرض کی ادائیگی بالمثل کرنسی میں ہونی چاہیے:'الذهب بالذهب وزنًا بوزن مثلًا بمثل، والفضة بالفضة وزنًا بوزن مثلًا بمثل، فمن زاد واستزاد فهو ربًا'(مسلم، رقم ۴۰۶۸)۔

اگر وزن میں کمی بیشی ہو تو یہ سود ٹھیرے گا۔ عہد رسالت میں کرنسی کا اجرا حکومتی کنٹرول میں نہ تھا۔ مختلف ممالک کی کرنسی عرب معاشرے میں رائج تھی۔ یہ کرنسی ہم وزن نہ تھی۔ اس لیے اوپر بیان شدہ ہدایت دی گئی۔

قرض کی ادائیگی مختلف کرنسی میں

اگر قرض کی ادائیگی میں کرنسی بدل جائے تو فرمانِ رسول ہے:'الورق بالذهب ربًا إلا هاء و هاء'۔ یہ ربا اس لیے ٹھیرا کہ درہم اور دینار ہم قیمت کرنسی نہیں تھے۔ رسول اللہ نے اس اصول کا اطلاق ہم جنس اشیا پر بھی کیا ہے۔ جو معیار میں فرق ہوں۔ پوری روایت یہ ہے:

> الورق بالذهب ربًا إلا هاء و هاء، والبر بالبر ربًا إلا هاء و هاء والشعير بالشعير ربًا إلا هاء و هاء والتمر بالتمر ربًا إلا هاء و هاء.(مسلم، رقم ۴۰۵۹)

یہ روایات قرض کی ادائیگی کے متعلق ہیں۔ انھیں نہ جانے کیوں تبادلۂ اشیا کے متعلق مان لیا گیا۔ سود کا تعلق قرض کی ادائیگی کے ساتھ ہے۔ فقہا نے اسی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ربوی اجناس صرف چھ ہیں (سونا چاندی بہ طور کرنسی اور غذائی اجناس) غامدی صاحب نے انھی چھ اشیا کے لیے (Consumeable Items) کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ غذائی اجناس ہی اپنے استعمال میں Consume ہوتی ہیں۔ درہم دینار غذائی اشیا کی فراہمی میں Consume ہوتے ہیں۔

میرے فہم کے مطابق حرمت سود سائل و محروم لوگوں کے محل میں ہے۔ ربط کلام اور خطاب کا تعین فہم قرآن میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ لازم ہے کہ حرمت سود کے ضمن میں سیاق و سباق کو دیکھا جائے۔

سورۂ بقرہ میں ہے:

> 'اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ... وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ'(۲:۲۶۲-۲۷۴)

ان آیات میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب بیان ہوئی۔ صدقات سائل و محروم لوگوں کے لیے ہیں۔ پھر سود کو

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

صدقات کے تقابل میں لایا گیا: 'یَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرۡبِی الصَّدَقٰتِ'۔صدقات کے حق دار محروم لوگ ہی ہوتے ہیں۔

کاروباری لوگ قرضوں کو business Items میں تبدیل کرتے ہیں، جو کہ بالعموم منافع بخش ہوتی ہیں۔ بینک اسی منافع میں سے اپنا حصہ مانگتا ہے۔سورۂ روم مکی ہے،اس میں ہے:

وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَاۡ فِیۡٓ اَمۡوَالِ النَّاسِ .... وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ ..... فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ. (۳۰:۳۹)

ان آیات سے تجارتی سود کی حرمت کا استدلال کیا گیا ہے کہ (لِیَرۡبُوَاۡ فِیۡٓ اَمۡوَالِ النَّاسِ) کی ترکیب سے واضح ہے کہ مکہ میں تجارتی مقاصد کے لیے قرضوں کا چلن تھا۔

ربط کلام نظر انداز ہو تو آیت کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ یہاں بھی سودی قرض کے مقابل زکوٰۃ ہے جو قابل غور ہے۔ اس سے پہلی آیت میں ہے:

فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّهٗ وَالۡمِسۡکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ... وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ.

(الروم ۳۰:۳۸)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سیاق وسباق اس بات کی نفی کرتے ہیں کہ یہاں تجارتی سود کی حرمت بیان ہوئی ہے۔سورۂ بقرہ (۲) کی آیت ۲۸۰ 'وَاِنۡ کَانَ ذُوۡعُسۡرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیۡسَرَۃٍ' میں حرف 'اِنۡ' کی تاویل خارج سے حرف 'اذا' کے معنی میں کی گئی۔ یہاں بھی ربط کلام نظر انداز ہوا ہے۔سیاق وسباق میں حرف 'اذا' کہیں موجود نہیں ہے۔اس کے بعد والی آیت میں ہے: 'وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ'۔

صدقہ سائل و محروم لوگوں پر ہی ہوتا ہے۔عبارۃ النص کے درجہ میں تجارتی سود کی حرمت کہیں وجود نہیں رکھتی۔ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک سونا چاندی کی علت تحریم وزن ہے۔امام شافعی و امام مالک کے نزدیک علت تحریم قیمت ہے۔اب کرنسی سونا چاندی کے بجائے کاغذی شکل میں ہے۔جس کی قیمت ہے، وزن کوئی نہیں ہے۔اب کرنسی کی علت تحریم قیمت مانی جائے تو قرض کی بالمثل ادائیگی کے لیے لازم ہے کہ کرنسی کی قیمت میں کمی کی تلافی افراط زر کے مطابق کی جائے۔قرض کی واپسی تلافی کے ساتھ ہرگز قرض کا منافع قرار نہیں دی جا سکتی۔

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"